

Anayetullah Ansari

Assistant Professor Department of URDU
RBGR Collage Maharajganj SIWAN Bihar
Contact No. 9031431678 / 6201471567
Email : anayetullahansari@rediffmail.com

عنایت اللہ انصاری

اسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو
آر بی جی آر کالج مہراج گنج سیوان، بہار

“MOMIN KIN SHAYRANA KHUSUSIYAAT”

BA Urdu (Hons) Part-I (Paper-II)

سوال۔ مومن کی شاعرانہ خصوصیات پر روشنی ڈالئے۔

جواب۔ اردو کے دیوانِ غزل میں مومن ایک ممتاز اور منفرد مرتبہ رکھتے ہیں۔ انھوں نے اردو غزل کو خالص تغزل کا انداز بخشا ہے۔ تغزل اس انداز کو کہتے ہیں جس میں عاشقانہ مضامین پائے جاتے ہیں۔ عشق کے مختلف کیفیات اور اپنی رنگارنگی کے سبب غزل، شاعر کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔ چنانچہ مومن نے انھی کیفیات کے اظہار کا وسیلہ غزل کو بنایا ہے اور غزل گو شعراء میں اپنا ممتاز مقام حاصل کیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ مومن کی غزلوں میں تہہ داری ہے نہ فکر کی پیچ در پیچ فلسفانہ انداز ہے، نہ متصوفانہ خیالات کی گل ریزی، نہ تخیل کی بلند پروازی ہے نہ آفاقیت کی گل کاری۔ اس کے باوجود ان کے یہاں ایک مخصوص طرزِ ادا نگہی ہے، تغزل اور فنِ کارانہ آہنگ ہے، جذبے کی بالیدگی ہے اور جذبات کی شدت ہے، جس سے غزل، غزل بنتی ہے۔ مومن کا یہ بہت بڑا کمال ہے کہ فلسفہ و حکمت اور مسائل کائنات کا بیان نہیں کرنے کے باوجود وہ ایک شاعر ہیں اور صرف شاعر نظر آتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کے یہاں وسعت اور ہمہ گیری نہیں رہنے کے باوجود ایک جولانی کی فضا ملتی ہے۔ ان کے یہاں عشق کا جو فلسفہ ملتا ہے وہ نہ تو افلاطونی اور نہ ماورائی بلکہ سراسر گوشت پوست والا ہے جس میں انسانی جسم کی مہک رچی بسی ہے اور جس میں دنیاوی فضا کا احساس ملتا ہے۔

مومن کی غزلوں میں ایک پردہ نشیں کا ذکر بار بار ملتا ہے جو صنف نازک سے تعلق رکھتا ہے۔ اس سے چھیڑ چھاڑ، اسے عہد و پیاں کی یاد دلانا، کبھی اس سے مومن کا روٹھ جانا اور دوسرے سے دل لگانے کی دھمکی دینا اور کبھی اس سے راہ و رسم عاشقی نبھانے کی قسم کھانا اور اس کے شوق دید میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل جانا، کبھی اس کی جدائی میں خود آنسو بہانا اور کبھی محبوب کو آنسو بہانے پر مجبور کر دینا، کبھی اس کے حسن کا بیان شگفتہ انداز میں کرنا اور کبھی تنہائی میں محبوب سے مصروف گفتگو رہنا اور اس کی نزاکت خیال، نفاست جذبات اور کبھی اس کی آواز پر جان دینا، یہی سب مضامین ہیں جس کا بیان مومن کی غزلوں میں ملتا ہے۔

۱۔ ہجر پردہ نشیں میں مرتے ہیں زندگی پردہ در نہ ہو جائے
۲۔ کس وقت کیا مردک چشم کا شکوہ اے پردہ نشیں ہم تجھے رسوا نہ کریں گے
۳۔ اب یہ صورت ہے کہ اے پردہ نشیں تجھ سے احباب چھپاتے ہیں مجھے
۴۔ غیروں پہ کھل نہ جائے کہیں راز دیکھنا میری طرف بھی غمزہ غماز دیکھنا

لیکن یہ مومن کا کمال ہے کہ اس بیان میں نہ فحاشی ہے اور نہ ابتذال، نہ رکاکت ہے اور نہ مریضانہ ذہنیت، بلکہ رکھ رکھاؤ ہے، توازن اور ہمواری ہے۔ سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ان تمام جذبات و کوائف کو انھوں نے اردو فن کے قالب میں ڈھال دیا ہے اور انھیں تغزل کا رنگ دے دیا ہے۔

المختصر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مومن نے اردو غزل کو بہت بڑا فکری سرمایہ نہیں دیا لیکن پھر بھی غزل ان کے یہاں پہنچ کر خالص مجازی حسن و عشق کا بیان، جمالیاتی شعور کی نمائندگی، ناز کی خیال کا اور ژرف بینی کا منبع بن گئی ہے اور زندگی کا درس دینے لگی ہے۔ مومن نے حقیقی معنوں میں غزل کو غزل بنا دیا

ہے۔ جس میں انسانی دل کی دھڑکن صاف سنائی دیتی ہے۔ اردو کے چند غزل گو شعراء میں بھی مومن
ایک امتیازی شان رکھتے ہیں۔
